مطبُوعات

تاریخِ پاکستان کے بڑے لوگ مرتب۔ثروت صولت۔ناشر۔اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ ۱۳۔ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور سفید کاغذ۔کتابت طباعت عمدہ۔کتابی سائز کے ۲۵۶ صفحات۔قیمت ۵۰/ ۵ روپے۔

یہ کتاب جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے تاریخِ پاکستان کے بڑے لوگوں کے حالات سے روشناس کراتی ہے۔اور مؤلف کا مقصدِ تالیف بھی یہ ہے کہ نوجوان نسل اِس کتاب کا مطالعہ کرکے اِس امر سے واقف ہو جائے کہ مملکت پاکستان کیوں وجود میں آئی؟ تحریک پاکستان کے اولین محرک کون لوگ تھے؟ اور بعد میں کن حضرات کی مساعی نے اس تحریک کو پروان چڑھایا۔نیز پاکستان کی تاریخ کے بڑے لوگ کس تہذیب وتمدن کے علمبردار تھے۔

زیرِ تبصرہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔باب اول۔پاکستان میں محمد بن قاسمؒ کی آمد سے شروع ہوتا ہے جنہوں نے یہاں اسلامی تہذیب کی بنیاد رکھی۔اور شیخ علی ہجویریؒ کی خدماتِ دینی پر ختم ہو جاتا ہے۔بابِ دوم اسلامی تہذیب کے توسیع واستحکام کے دور کی روداد ہے۔باب سوم مسلم حکمرانوں اور دیگر محبِّ اسلام عناصر کے عروج وترقی کی داستان ہے۔باب چہارم میں مسلمانوں کے عہد زوال کا نقشہ کھینچا گیا ہے نیز احیائے اسلام کی تحریکوں کے سربراہوں کا تذکرہ ہے۔اور آخری باب میں بانی پاکستان اور تحریک پاکستان کے دوسرے مخلص اکابر کے سوانح زندگی دیے گئے ہیں۔

ہماری رائے میں یہ کتاب مفید اور دلچسپ ہے۔خصوصاً تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لیے اس کا مطالعہ بہت ضروری ہے تاکہ وہ اپنے شاندار ماضی سے آگاہ ہو سکیں اور اپنے عظیم اسلاف کے حالاتِ زندگی پڑھ کر اُن جیسا بننے کی کوشش کریں۔ایک بات البتہ تبصرہ نگار کو بہت محسوس ہوئی ہے اور وہ ہے اس کتاب کا مولانا اشرف علی تھانویؒ۔مولانا محمد علی جوہر اور بعض دیگر اکابر کے تذکرہ سے خالی ہونا۔اِن حضرات کی اسلامی خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔علاوہ ازیں انتخابِ شخصیات میں جن حدود وقیود کو ملحوظ رکھا

گیا ہے وہ بھی ہمارے نزدیک درست نہیں۔ پاکستان صرف پاکستان میں رہنے والوں نے ہی نہیں بنایا بلکہ اس کا قیام پورے برصغیر کے مسلمانوں کی مشترکہ مساعی کا نتیجہ ہے۔ امید ہے کہ فاضل مولف اور ناشر آیندہ ایڈیشن میں اس کا خیال رکھیں گے۔

ہفت روزہ آئین کا تفہیم القرآن نمبر | ناشر: فضل الرحمٰن رومی۔ ملنے کا پتہ دفتر ہفت روزہ آئین نسیم مارکیٹ ۲۱۔ ریلوے روڈ لاہور۔ ضخامت ۳۱۶ صفحات۔ کتابت طباعت عمدہ۔ سفید کاغذ۔ قیمت ۹/۰۰ روپے

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی شہرہ آفاق تفسیر تفہیم القرآن کی تکمیل پر ہفت روزہ آئین کا جو خاص نمبر منظرِ عام پر آیا ہے وہ اس لحاظ سے کافی افادیت کا حامل ہے کہ اس میں تفسیر اور مفسر کے بارے میں بعض نامعلوم حقائق اور بہت سی معلوم مگر بکھری ہوئی باتیں یکجا صورت میں مل جاتی ہیں۔

تین سو صفحات پر پھیلا ہوا یہ نمبر چھ حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصے میں بنام فکر و نظر۔ تفہیم القرآن کی موجودہ دور میں اہمیت بیان کی گئی ہے اور ممتاز اہل قلم نے اپنے وقیع مقالات میں ثابت کیا ہے کہ علمی محاذ پر دورِ جدید کے ہر چیلنج کا مقابلہ یہ تفسیر نہایت کامیابی کے ساتھ کرتی ہے۔ دوسرا حصہ خود صاحب تفسیر کے اپنے قلم و زبان سے ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ تفسیر لکھتے وقت ان کے پیشِ نظر کیا مقصد تھا؟ اور یہ تفسیر کن حالات میں لکھی گئی ہے۔ تیسرے حصہ میں تفہیم القرآن کی مختلف زبانوں میں اشاعت کا تذکرہ ہے۔ چوتھا حصہ جس کا عنوان ہے۔ تفہیم القرآن پڑھتے ہوئے۔ اہلِ علم و فضل کے ان تاثرات پر مشتمل ہے جو مطالعۂ تفسیر کے دوران خود انہوں نے قائم کیے یا اپنے ماحول پر قائم ہوتے دیکھے۔ پانچواں حصہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے حالاتِ زندگی اور تفہیم القرآن کے اسلوبِ تحقیق و تصنیف سے متعلق ہے۔ اور آخری حصہ ایک مجلسِ مذاکرہ ہے جس میں علمائے کرام، جج صاحبان، وکلاء، ادباء، اساتذہ اور طلبہ نے حصہ لیا ہے۔ اور تفہیم القرآن کے بارے میں مختلف سوالات کے جوابات دیے ہیں۔ کوئی شک نہیں کہ آئین کے زیرِ تبصرہ نمبر نے تفہیم القرآن کی حقیقی اہمیت اور قدر و قیمت اجاگر کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک عام قاری کے اندر اصل تفسیر کو دیکھنے اور پڑھنے کی زوردار تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔

اس قابل قدر نمبر میں جسے صحیح معنوں میں دستاویز کہنا چاہیے تبصرہ نگار کو اردو اور عربی کتابت کی متعدد غلطیاں نظر آئی ہیں بحیثیتِ مجموعی آئین کا تفہیم القرآن نمبر ایک اچھی کوشش ہے جس کی اشاعت پر ہم محترم ناشر

اور فاضل مرتبین کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

معرکۂ فرعون و کلیم | مولف: اخلاق حسین صاحب۔ ناشر۔ اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ ۱۳۔ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ کتابت طباعت عمدہ۔ سفید کاغذ ۲۱۲ صفحات قیمت -/۷ روپے

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی کشمکش، قصص قرآن میں سے ایک اہم قصہ ہے جس میں ہر دور کے علمبرداران حق و صداقت کے لیے متعدد نصائح و عبر اور کئی اسباقِ عزیمت و استقامت موجود ہیں۔ جن کو اگر سامنے رکھا جائے تو انتہائی نامساعد حالات میں بھی کوئی داعیٔ حق افسردگی و مایوسی کا شکار نہیں ہو سکتا۔ اس قصے کا یہی وہ تحریکی پہلو ہے جسے زیرِ تبصرہ کتاب میں اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ آج کے دل شکن حالات میں اس کا مطالعہ دعوتِ دین کا کام کرنے والوں کے لیے موجب تقویت بن سکے۔

بہتر ہوتا اگر قصۂ فرعون و کلیم مرتب کرتے وقت ذخیرۂ حدیث و تفسیر سے بھی مدد لی جاتی۔ اس صورت میں بعض واقعات ضروری تفصیل کے ساتھ اور زیادہ موثر انداز میں سامنے آتے اور کوئی تشنگی محسوس نہ ہوتی جس سے بحالتِ موجودہ انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مثال کے طور پر معجزاتِ موسیٰؑ، مسلسل تنبیہاتِ الٰہی، خسفِ قارون اور دیگر مباحث۔ لیکن اب تو بائے بسم اللہ سے لے کر تائے تمت تک کتاب میں قاری صرف دو چیزیں دیکھتا ہے۔ آیاتِ قرآن اور مؤلف کا اپنا استدلال و استنتاج۔ کہیں کہیں ایک ہی مفہوم کی آیات کا تکرار بھی پایا جاتا ہے جس کی کوئی توجیہ تبصرہ نگار نہیں کر سکا۔

بحیثیتِ مجموعی معرکۂ فرعون و کلیم ایک اچھی کوشش ہے اور تحریکِ اسلامی کے کارکنوں کے لیے اس کا مطالعہ مفید رہے گا۔

طبِ نبوی | مرتبہ، حافظ نذر احمد صاحب۔ ناشر مسلم اکادمی۔ نذر منزل علامہ اقبال روڈ لاہور۔ کتابت طباعت گوارا۔ سفید کاغذ پر کتابی سائز کے ۲۴۰ صفحات قیمت ۴۷۵۰ روپے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حیاتِ انسانی کے جملہ امراض کا مداوا بن کر آئے تھے، زندگی کا ظاہری و باطنی پہلو ہو یا جسمانی و روحانی آپ نے دونوں کی طرف توجہ دی دونوں کا تزکیہ فرمایا اور دنیا و عقبیٰ میں عالم انسانیت کو حقیقی سعادت سے ہمکنار کر دیا۔ (باقی صفحہ ۴۴ پر)

استدلال سے اہلِ مغرب کے پیش کردہ سارے طلسمِ خیال کا تار و پود بکھیر دیا۔ اس فکری یلغار کے نتیجے میں مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقے میں سے مغرب کی مرعوبیت بتدریج کم ہوتی چلی گئی۔ نئی نسل میں عرفانِ ذات کا احساس ابھرا اور وہ لوگ جو مغرب کو علم کے ہر میدان میں سند کے طور پر پیش کرتے تھے وہ اسلامی شعائر اور کتاب و سنت کی تعلیمات کو سند کے طور پر پیش کرنے لگے۔ اس طرح تحریکِ اسلامی نے یورپ کی مرعوبیت کا جادو ٹے سامری زائل کر دیا اور مسلمانوں میں اپنی روایات پر فخر اپنی تعلیمات پر بھروسہ اور اپنی تہذیب و کلچر پر اعتماد کو بحال کیا۔ (باقی)

(بقیہ مطبوعات)

زیرِ نظر کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف اُن تعلیمات کو یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کا تعلق صحت و حفظانِ صحت، اسبابِ مرض اور علاج معالجہ و پرہیز سے ہے۔ علاوہ ازیں کھانے پینے کے آداب اور نشست و برخاست کے وہ اصول بھی بیان کیے گئے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر صحت و تندرستی کی ضمانت مل سکتی ہے۔ آنحضرتؐ کی مرغوب غذائیں۔ مخصوص بیماریوں کے لیے آپ کے بیان کردہ علاج اور بیماروں کی عیادت کا اسلامی طریق وغیرہ مباحث بھی داخلِ کتاب ہیں۔

ہماری رائے میں مسلم اکادمی کی یہ پیشکش بہت کچھ افادیت کی حامل ہے اس لیے مسلم معاشرہ کے ہر فرد کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ لیکن ایک بات کی اصلاح مرتب اور ناشر کے ذمہ ہے اور وہ ہے عربی عبارات میں کتابت و اعراب کی بکثرت غلطیاں مثال کے طور پر ص ۹۷ پر ایک چار سطری حدیث میں ایسی سات آٹھ غلطیاں نظر پڑتی ہیں۔ کم و بیش یہی حال دوسرے مقامات کا بھی ہے۔ ان کی اصلاح از حد ضروری ہے۔